Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵ — ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۶ھ ، ۷ شہادت ۱۳۵۵ ہش ، ۷ اپریل سنہ ۱۹۷۶ء — نمبر ۷۸

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی دو اہم تقاریب۔ مرکزی سالانہ اجتماع مرکزی تربیتی کلاس

تعلیم و تربیت کے اہم مواقع

(محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام بتیسواں (۳۲) مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ شہادت/ اپریل بروز اتوار ایک دن کے لئے اور تیئیسویں (۲۳) سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مورخہ ۱۶ شہادت/ اپریل تا ۲۹ شہادت/ اپریل یہ دو اہم تقاریب مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہو رہی ہیں، انشاء اللہ العزیز۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مرکزی اجتماع کے بارہ میں ارشاد ہے :-

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔"

تربیتی کلاس کے بارہ میں فرمایا :-

"بلا استثنا تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی حاضری لازمی ہے۔"

اسی طرح تربیتی کلاس ۱۹۷۱ء کے موقع پر فرمایا :-

"مغربی پاکستان میں ۷۰۴ مجالس ہیں اِن کے سب نمائندے آنے چاہیئیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشادات کے پیشِ نظر تمام امراء کرام، مربیانِ سلسلہ اور قائدینِ کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی جماعت اور مجلس کی طرف سے سالانہ اِجتماع اور مرکزی تربیتی کلاس میں نمائندگان بھجوانے کے لئے ضرور سعی فرمائیں اور اجتماع اور مرکزی تربیتی کلاس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

مرزا غلام احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت ابھی پہلے جیسی ہی ہے۔ خون میں انفیکشن بھی ہے اور ضعف بہت رہتا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

احمدیہ مسلم مشن امریکہ کے انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے اطلاع دی ہے کہ مبلغِ امریکہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بوجہ فلو اور بخار بیمار رہیں۔ احباب سے انکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل التبشیر)

اجتماع انصار اللہ کے موقع پر مہمانوں کی رہائش

اجتماع انصار اللہ منعقدہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۷۶ء کے موقع پر باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا ہے۔ باہر سے تشریف لانے والے دوست ۱۰۔ اپریل کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں تاکہ اگلے روز حسبِ پروگرام اجتماع میں شامل ہو سکیں۔

(منتظم رہائش سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ایوانِ محمود میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع حسبِ پروگرام "ایوانِ محمود" میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔

(منتظم جلسہ گاہ و سٹیج اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ شہادت ۱۳۵۵ھش
۷ اپریل ۱۹۷۶ء

"قرآن کی رُو سے مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن"

گزشتہ جمعہ کے روز وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کی اپیل پر فلسطینی عوام پر یہودی حکومت کے ظلم و تشدد، عرب علاقوں پر اسرائیل کے ناجائز قبضے اور مقدس مقامات کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ اُس روز ربوہ میں بھی یہودیوں کو اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن گردان کر اسرائیل کے روز بروز بڑھتے ہوئے مظالم کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ ربوہ کی مساجد میں اُس روز فلسطین پر یہودیوں کے غاصبانہ قبضہ کے جلد ختم ہونے اور فلسطین کی سرزمین مسلمانوں کو واپس ملنے کے لئے دعائیں کی گئیں۔ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ معرکہ آراء مضمون بھی پڑھ کر سُنایا گیا جو آپ نے ۱۹۴۸ء میں فلسطین میں یہودی مملکت کے قیام کے ظالمانہ فیصلے کے معاً بعد مسلمانانِ عالم کو اس فیصلے کے نہایت خطرناک عواقب سے آگاہ کرنے کی غرض سے "اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ" کے زیرِ عنوان رقم فرمایا تھا اور اس میں اس فیصلہ کی وجہ سے پیدا ہونیوالی صورتِ حال کے مقابلہ کے لئے پوری مسلم دنیا کو متحدہ کوشش بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ پوری اسلامی دنیا میں بالعموم اور عرب ممالک میں بالخصوص اس مضمون کو بہت سراہا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مضمون میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ فلسطین کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا اور وہاں یہودی مملکت کا قائم ہونا انتہائی خطرہ کی علامت ہے کیونکہ یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا ہے۔ یہ فلسطین میں پاؤں جمانے کے بعد ضرور مکّہ اور مدینہ کا رُخ کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے یہودیوں کی قدیمی دشمنی کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"فلسطین ہمارے آقا و مولیٰ کی آخری آرامگاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے۔ اکثر جنگیں یہود کے اُکسانے پر ہوئی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اُکسایا تھا۔ خدا نے ان کا مُنہ کالا کیا مگر انہوں نے اپنے خبثِ باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوہ احزاب کی لیڈری یہود ہی کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا۔ مکّہ والوں میں ایسی قوتِ انتظام تھی ہی نہیں۔ یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا بھی مُنہ کالا کیا۔ مگر یہودیوں نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن تو مکّہ والے تھے مگر مکّہ والوں نے کبھی دھوکہ سے آپؐ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپؐ جب طائف گئے اور ملک کے قانون کے مطابق مکّہ کے شہری حقوق سے آپ دستبردار ہو گئے مگر پھر آپؐ کو لوٹ کر مکّہ میں آنا پڑا تو اُس وقت مکّہ کا ایک شدید ترین دشمن آپؐ کی امداد کے لئے آگے آیا اور مکّہ میں اس نے اعلان کر دیا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں۔ اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپؐ کے ساتھ ساتھ مکّہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمدؐ ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے مطالبہ کو پورا کریں ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی۔ اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپؐ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہیئے کہ وہ آپؐ تک پہنچ سکے۔ یہ تھا عرب کا شریف دشمن، اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر بُلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپؐ کو مارنا چاہا خدا تعالیٰ نے آپؐ کو اس کے منصوبے کی خبر دی اور آپؐ سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپؐ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپؐ کو کھلایا۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے اس موقع پر بھی بچا لیا مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔ جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔ عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔"

(الفضل ۲۱ر مئی ۱۹۴۸ء)

پھر آپ نے اپنے اس معرکہ آراء مضمون میں اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی کہ فلسطین کو یہودیوں کے قبضہ سے آزاد کرانے کی ذمہ داری صرف عربوں پر ہی عائد نہیں ہوتی بلکہ یہ پوری اسلامی دنیا کی ذمہ داری ہے اور رُوئے زمین کے تمام مسلمانوں کو اس کے لئے قربانیاں دینا ہوں گی اور انہیں پوری طرح متحد ہو کر اس عظیم خطرہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ چنانچہ آپ نے اس نازک وقت میں کامل اتحاد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے؟ ظاہر بات ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال فلسطین کا نہیں، سوال مدینہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہو گا؟ ...... میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا۔ ...... آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا آج قربانیوں سے کام ہو گا۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوتی ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ ...... کیا اس موقعہ پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے، جب مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ حقیقی طور پر خطرہ میں ہیں وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی، افغانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں۔ جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔"

(الفضل ۲۱ر مئی ۱۹۴۸ء)

اس معرکہ آراء مضمون کے آخر میں آپ نے واضح فرمایا کہ حدیثوں میں جہاں یہ ذکر آتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے وہاں یہ بھی ساتھ ہی خبر دی گئی ہے کہ ان کا یہ قبضہ عارضی ہو گا کیونکہ فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عباد اللہ الصالحون کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اِسی لئے آپ نے مضمون کو ان الفاظ پر ختم فرمایا:۔

"پس ہمیں چاہیئے کہ اپنے عمل سے، اپنی قربانیوں سے، اپنے اتحاد سے، اپنی دعاؤں سے، اپنی گریہ وزاری سے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لین دین کے بارہ میں اسلامی احکام

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ

آجکل کا معاشرہ ساری دنیا میں اتنا بھیانک ہے کہ الامان والحفیظ۔ اصل اور نقل کو امتیاز کرنا ازحد مشکل ہو گیا ہے ایک دوسرے کو یقین دلانے کے لئے قسمیں کھائی جاتی ہیں اور اس یقین دلانے کی کی خاطر سو سو پاپڑ بیلے جاتے ہیں لیکن پھر بھی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ کہی گئی بات جھوٹ کا پتلا ہوتی ہے اور لکھے گئے کاغذ جھوٹ کا پلندا۔

میں مسقط میں ایک عرب دکاندار سے سودا خریدا کرتا تھا۔ وہ قیمت اشیاء کی اتنی زیادہ بتلایا کرتا جو بالکل غلط اور ازحد زیادہ ہوتی تھیں۔ اگر قیمت کسی چیز کی دو روپے ہوتی تو وہ دس روپیہ بتاتا۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو کہنے لگا سارے لوگ ہی ایسا کرتے ہیں۔ تب اس کو سمجھانے کے لئے میں نے کہا۔ اگر لوگ جھوٹ بولیں گے تو کیا تم بھی جھوٹ بولو گے۔ تو کہنے لگا۔ بالکل نہیں۔ میں نے کہا ایسا کرنا بھی جھوٹ ہے۔ مزید میں نے اس کو کہا کہ آپ مجھے مناسب قیمت بتایا کریں تو میں حسب ضرورت آپ سے اشیاء خریدتا رہوں گا مابعد وہ مناسب قیمت اشیاء کی بتاتا اور میں حسب ضرورت اس سے اشیاء ضروریہ خریدتا۔

یہ دھوکا دہی اتنی بڑھ چکی ہے کہ دنیا اسکو عیب اور دھوکا سمجھتی ہی نہیں یہ عمل کیوں ہوا ہے اسواسطے کہ دھوکا اور مکر و فریب سے مال کمائیں اور ذی ثروت بن جائیں حالانکہ اس طرح کی ثروت اور دولت کبھی مفید اور بابرکت نہیں ہو سکتی۔ کاروبار بھی بابرکت ہو سکتا ہے جب جائز طریق سے ہو۔ اس میں آمدن خواہ تھوڑی ہو مگر وہ بابرکت ہوتی ہے اس سے دور رس اور نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ آجکل ایک اینٹ ہی خراب نہیں بلکہ آوا کا آوا بگڑا ہوا ہے۔ اس واسطے معاشرہ خواہ مسلمانوں کا ہو یا عیسائیوں اور یہودیوں کا ہو۔ ان میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں سب ہی ایک ہی ڈھول پر چلنے والے ہیں قرآن کریم نے ہر ہدایت نمایاں کر کے پوری تفصیل کے ساتھ انسان کے لئے بیان کی ہے مدین قوم کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے اس قوم نے بھی اپنے کاروبار میں دھوکہ دہی اور مکر و فریب سے کام لینا شروع کر رکھا تھا۔ جب وہ اشیاء کا وزن کرتے تو پورا وزن نہ کرتے کم کرتے۔ اور جب وہ اشیاء کو دوسروں سے خریدتے تو وزن کو زیادہ کر دیتے یہ ان کی عادت خداوند تعالیٰ کو نہ بھائی اور ان پر رحم کرتے ہوئے اپنے نبی شعیب علیہ السلام کو ان کی اصلاح و بہبود کے لئے بھیجا انہوں نے آتے ہی خداوند تعالیٰ کا پیغام ان کے سامنے رکھا اور کہا اس کو اپناؤ یہ یقیناً تمہارے لئے خیر و برکت کا باعث ہوگا تم دنیا کے مال و منال بھی حاصل کرو گے اور خدا تعالیٰ کے قرب سے بھی نوازے جاؤ گے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا۔ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا۔ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔

(سورۃ الاعراف آیت ۸۶)

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھی (یقیناً ہم نے رسول کر کے بھیجا) انہوں نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلا نشان آ چکا ہے (یعنی خود شعیب علیہ السلام) پس چاہیئے ماپ اور تول دونوں پورے دیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں حق سے کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اگر تم مومن ہو یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے

ایک دوسری آیت میں یہی مضمون زیادہ تاکید کے ساتھ دہرایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ۔ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ۔

(سورۃ التطفیف)

یعنی۔ سودا سلف میں وزن کم کر کے دینے والوں کے لئے عذاب (ہی عذاب) ہے۔ (ان کے لئے) جو تول کر لیتے ہیں تو خوب پورا کر کے لیتے ہیں اور جب (کوئی چیز) دوسروں کو تول کر دیتے ہیں تو پھر وزن میں کمی کر دیتے ہیں" نیز فرمایا:۔

أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ۔

(سورۃ التطفیف)

یعنی۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے یعنی ان کا محاسبہ ہوگا۔

سو کتنا انداز ہے اور کتنی شدید وعید ہے ان لوگوں کے لئے جو پبلک سے اچھا سلوک نہیں کرتے اور ہمیشہ ان کو نقصان پہنچانے کیلئے درپے رہتے ہیں۔ ان آیات میں آخری زمانہ کی اقوام عالم کا ذکر بھی ہے کہ وہ اپنے سے کمزور عوام پر ظلم و ستم ڈھائیں گی اور ان کے حقوق غصب کریں گی تفسیر کبیر میں زیر نظر آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ رقم فرماتے ہیں:۔

"یورپین قومیں انفرادی تجارت میں دیانتدار ہوتے ہیں۔ مگر قومی تجارت میں اتنی لوٹ مار مچاتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ ملکوں کے ملک غارت کر جاتے ہیں اور تجارت میں پالیٹیکس کو شامل کر دیتے ہیں۔ پس درحقیقت وہ تجارت نہیں ہوتی بلکہ ایک رنگ کی سیاست ہوتی ہے جس کے ذریعہ یہ دوسرے ملک پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں۔

فرض کرو الف اور ب دو یورپین قومیں ہیں۔ اور ان کی آپس میں دشمنی ہے۔ الف سمجھتا ہے۔ اگر میری ب سے لڑائی ہو گئی۔ تو ج اس لڑائی میں ضرور ب کی طرف سے شامل ہوگا۔ لیکن اسے سامانِ جنگ کے لئے ہماری امداد کی ضرورت ہے۔ جب ایسی صورت پیدا ہو تو الف ج کے لئے سامانِ جنگ کے ریٹ گرا دے گا اس کے لئے سامانِ جنگ تیار کرنے پر آمادگی ظاہر کرے گا۔ مگر کوئی چیز وقت پر تیار کر کے نہیں دے گا یہاں تک کہ لڑائی کا وقت آجائیگا اور ج سامان نہ ہونے کی وجہ سے ب کی امداد نہ کر سکے گا۔ یا دشمن کے ہاتھوں پیسا جائے گا تو جہاں تک بڑی تجارتوں کا سوال ہے یا قومی تجارتوں کا سوال ہے۔ یہ قوم خطرناک تطفیف کرتی ہے اور اس سورت میں ان کی اسی خرابی کا ذکر کیا گیا ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۶ حصہ اول ص ۲۸۲)

لین دین کے متعلق ارشادات اور عمل ہمارے لئے بہترین اسوہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

۱۔ زِنْ وَاَرْجِحْ تول کر دیا کرو اور کچھ زیادہ کر دیا کرو۔ یعنی جب تولو۔ تو کچھ زیادہ بھی دے دیا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سود کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔

"اس کا فتویٰ ہم نہیں دے سکتے یہ بہرحال ناجائز ہے ایک طرح کا سود اسلام میں جائز ہے کہ قرض دیتے وقت کوئی شرط وغیرہ کسی قسم کی نہ ہو اور مقروض جب قرضہ ادا کرے تو مروّت کے طور پر اپنی طرف سے کچھ زیادہ دے دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے اگر دس روپیہ لئے تو ادائیگی کے وقت ایک سو تک دے دیا کرتے۔ سود حرام وہی ہے جس میں عہد معاہدہ اور شرط اوّل ہی کر لی جائیں"۔

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۲۱)

۲۔ حدیث میں ہے عن جابر رضی اللہ عنہ أن النبي صلى الله عليه وسلم اشترى منه بعيرًا فوزن له فأرجح

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ ادھار خریدا۔ جب آپؐ نے اس کی قیمت ادا کی تو کچھ زائد رقم بھی دی

(ریاض الصالحین ص ۱۶۹)

۳۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

عن صفوان أن سوید بن
قیس رضی اللہ عنہ قال
جلبت انا و مخرمة العبدی
بزًا من ھجر فجاءنا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فساومنا بسراویل وعندی
وزّان یزن بالاجرة فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم للوزّان زن وارجح

(ریاض الصالحین ص ۱۶۹)

صفوان سے روایت ہے۔ سوید بن بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور مخرمہ العبدی ہجر کی مارکیٹ سے کپڑا لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شلواروں کے کپڑے کا بھاؤ کر کے قیمت مقرر کی۔ میرے پاس اجرت پر ایک وزن کرنے والا رکھا ہوا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وزّان کو کہا۔ وزن کر دو اور کچھ زیادہ دو۔

سو معلوم ہوا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق کار لین دین کے معاملہ میں۔ اصل قیمت سے کچھ زیادہ دینے کا۔ اور یہی طریق بہتر ہے

۴۔ اگر قرض دینے والا کبھی سختی سے مطالبہ اپنے قرض خواہ سے کرے۔ تو بھی جائز ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں مندرجہ الفاظ فرماتے ہیں

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ
أن رجلا أتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یتقاضاہ فاغلظ
لہ۔ فھم بہ اصحابہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعوہ فان لصاحب الحق
مقالا ثم قال اعطوہ
سنا مثل سنہ قالوا
یا رسول اللہ لا نجد الا
امثل من سنہ قال
اعطوہ فان خیرکم
احسنکم قضاء۔ متفق
علیہ۔

(ریاض الصالحین ص ۱۶۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اپنے قرضے کی واپسی کا تقاضا کیا اور سختی بھی کی۔ جس سے صحابہ کرامؓ کو رنج ہوا۔ اس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ صاحب حق ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔ اپنا حق لینے کے لئے اُسے کہنا پڑا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اس کے اونٹ کی طرح ایک اونٹ اس کو دیدو۔ تب صحابہ کرامؓ نے بیان کیا۔ ہمارے پاس اس کے اونٹ کے برابر کوئی اونٹ نہیں بلکہ اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہمارے پاس ہے۔ تب آپؐ نے فرمایا اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ جو آپ کے پاس ہے وہی اس کو دے دو۔ کیونکہ اچھا شخص وہ ہے جو قرضدار کو اس کا قرضہ اچھی طرح ادا کرے۔

تنگدست مقروض کو مہلت دینا

احکام الٰہی میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مقروض تنگ ہے اور مقررہ وقت کے اندر اپنا قرض ادا نہیں کر سکا۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قرض کو ادا کرے تو ایسی صورت میں مقروض کو مزید مہلت دینا از بس ضروری ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ
فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ
وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

سورۃ البقرہ
آیت ۲۸۱

اور اگر کوئی مقروض تنگ حال ہو کر آئے تو (آسودگی) حاصل ہونے تک (اُسے) مہلت دینی ہوگی اور اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو جان لو کہ تمہارا اُس شخص کو (اس مال کو بھی) صدقہ کے طور پر دے دینا سب سے اچھا کام ہے۔

اس حکم الٰہی پر عمل کرنے سے سود کی مہلک مرض سے نجات ملتی ہے اور پبلک میں آسودگی دن بدن بڑھتی ہے۔ چنانچہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی یہی ہے آپ فرماتے ہیں :۔

۱۔ عن ابی قتادة رضی اللہ
عنہ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من سرّہ ان
ینجیہ اللہ من کرب
یوم القیامة فلینفس
عن معسر او یضع
عنہ۔ رواہ مسلم

(ریاض الصالحین ص ۱۶۹)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ جس کسی کو اپنا نجات پانا قیامت کی پریشانیوں سے اچھا معلوم ہوتا ہے تو وہ اپنے تنگدست قرضخواہ کو قرض کے ادا کرنے میں مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔

۲۔ عن حذیفة رضی اللہ
عنہ أن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال کان
رجل یداین الناس
وکان یقول لفتاہ
اذا اتیت معسرا فتجاوز
عنہ فلقی اللہ فتجاوز
عنہ۔ متفق علیہ

(ریاض الصالحین)

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں سے لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا تو وہ اپنے نوکر کو کہا کرتا تھا کہ جب تم کسی تنگدست قرضخواہ کے پاس قرضہ لینے کے لئے جاؤ تو اس کو معاف کر دیا کرو۔ شاید خدا تعالیٰ ہمیں معاف کر دے۔

جب وہ (مرنے کے بعد) اپنے خدا کے پاس گیا تو خداوند تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا تھا۔

احکام الٰہی میں بالکل سختی نہیں بلکہ نرمی ہے اور لین دین کی نرمی از حد خوشکن ہے

لین دین کے معاملہ میں تحریر کی ضرورت

معاملات میں جھگڑوں کا زیادہ امکان اور کئی فتنے پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس واسطے بحکم خداوندی تحریر کا ہونا از بس ضروری ہے۔ تاکہ اگر کوئی جھگڑا پیدا ہو تو اس کو فوراً حل کیا جا سکے۔ سو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ۔

اے ایماندارو! جب تم ایک دوسرے سے کسی مقررہ میعاد کے لئے قرض لو تو اُسے لکھ لو۔

اس لین دین میں میعاد مقرر کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ اگر مدت مقرر نہ ہو۔ تو پھر تحریر نہ کرو۔ بلکہ تحریر کی تاکید ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تحریر کون کرے۔ تو وہ بھی قرآن کریم کی اسی آیت میں درج ہے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ
بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ
اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ"

اور چاہیئے کہ کوئی لکھنے والا تمہارے درمیان (طے شدہ معاہدہ کو) انصاف کے ساتھ لکھدے اور کوئی کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے کیونکہ اللہ نے اسے (لکھنا) سکھایا ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ ضرور لکھے"

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کاتب ایک تیسرا فرد ہونا چاہیئے۔ (باقی)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے نانا جان چوہدری کرم الٰہی صاحب ساکن ربو کے ضلع سیالکوٹ حال مقیم ربوہ محلہ دار النصر غربی ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء بروز جمعة المبارک دن کے ۴ بجے بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے
انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ۳ بیٹے ۴ بیٹیاں ۵ پوتے اور ۵ پوتیاں ۵ نواسے اور ۵ نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ موصی ہونے کی وجہ سے اگلے روز ۲۱ فروری کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ تدفین سے قبل حضور اقدس کی منظوری سے نماز جنازہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

ناصر احمد سعید
محافظ قصر خلافت ربوہ

۲۔ عاجز کی اہلیہ محترمہ خالدہ بی بی صاحبہ ۱۷ مارچ ۱۹۷۶ء کو بوقت ساڑھے ۴ بجے شام وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین کمسن بچے دو لڑکیاں ایک لڑکا چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ بچوں کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو اور جملہ پسماندگان کو کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سید اکبر علی شاہ
شیخ پور روڈ اچھال ضلع گجرات

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ اُلٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری اور انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اُٹھانے لگ جائیں گے

(الفضل ۳۱ رمئی ۱۹۴۸ء)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ رُوئے زمین کے تمام مسلمانوں کو کامل طور پر متحد ہو کر اپنے سب سے بڑے دشمن یعنی یہود کے پیدا کردہ عظیم خطرہ کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور فلسطین میں مسلمانوں کو دوبارہ حکمران بنائے اور حسبِ وعدۂ الٰہی دائمی طور پر یہ سرزمین جلد مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

بجٹ اطفال الاحمدیہ

جن مجالس اطفال الاحمدیہ نے ابھی تک نئے مالی سال کا بجٹ بنا کر مرکز میں نہیں بھیجا ان سے گزارش ہے کہ جلد از جلد اپنے بجٹ مکمل کر کے مرکز میں بھیجیں اور اپنے بجٹ کے مطابق پہلی سہ ماہی کا چندہ بھی ارسال کریں۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پی۔ اے۔ ایف میں مستقل کمیشن

ایسے امیدوار جو بی۔ اے/بی۔ ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ہوں۔ ۱۹ اگست ۱۹۷۶ء کو ۱۸۔۲۰ سال عمر کے ہوں یا ۱۸۔۲۶ سال کے مختلف برانچوں کیلئے۔ انتخاب کا طریق۔ تنخواہ و الاؤنس وغیرہ کوائف P.A.F. کے انفارمیشن اور سلیکشن سنٹروں سے پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ سکھر۔ حیدر آباد اور کراچی سے حاصل کریں۔

انٹرویو روزانہ ۸ بجے صبح۔ آخری تاریخ انٹرویو ۲۰ اپریل ۱۹۷۶ء تفصیلات پاکستان ٹائمز مورخہ ۴ اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۸ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ قریباً ایک ماہ سے اعصاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں ان کی مکمل صحتیابی اور لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری الطاف احمد گوجرہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ خاکسار کافی عرصہ سے بیمار اور پریشان حال ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

(مظفر احمد بھٹی رحمت بازار۔ ربوہ)

۳۔ میرے بڑے ماموں مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب چک نمبر ۱۵۱ P.O ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ) کئی ماہ سے کولہے میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ درد کے ساتھ ساتھ بخار بھی رہتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت دے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(محمد سلیم احمد چک نمبر ۱۵۱ P.O ڈگری سندھ)

تربیت کا ایک نادر موقع

مرکزی تربیتی کلاس ۱۶ اپریل تا ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء منعقد ہوگی انشاء اللہ العزیز۔ خدام کلاس میں شامل ہو کر تربیتی کلاس کے اس نادر موقع سے مستفید ہوں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

اعلانات نکاح

۱۔ برادرم محترم نثار احمد صاحب ابن رائے ہویل ساکن نوکوٹ (سندھ) کا نکاح بہمراہ عزیزہ محترمہ منصورہ ناہید سلمہا اللہ تعالیٰ بنت شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم حال فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بعوض حق مہر پانچ ہزار روپیہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۴ رفروری ۱۹۷۶ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے برکت و رحمت اور سعادت کا باعث و مثمر بثمرات حسنہ فرمائے آمین

(مرزا طاہر احمد۔ ربوہ)

۲۔ میرے بیٹے عزیزم ادریس احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مبارکہ منیر بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی نے ۲۸ رمارچ کو مسجد صادق دارالعلوم غربی ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے آمین۔

(چوہدری عنایت اللہ خان گورایہ۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

ولادت

۱۔ برادرم مکرم محمد طارق محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، لائق اور خادم دین بنائے۔ آمین

(حافظ مظفر احمد متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۲۔ میرے بیٹے عزیز نیر احمد غزالی بی ایڈ کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلا بچہ عنایت فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ناصر محمود تجویز ہوا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

نومولود محترم صوبیدار فخر اقبال شبلی صاحب کا نواسہ ہے۔

میراں بخش ریٹائرڈ
صدر جماعت احمدیہ۔ محمودہ ضلع راولپنڈی

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے
(مینجر الفضل)

ھو الشافی
دانت مت نکلوائیے
رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (مسخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے
کیور ہیومیڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶ / ۶۰۷

مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

خدام اپنے مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء میں شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں! (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ"

(الوصیّۃ)

عُسر ہو۔ یُسر ہو۔ آرام و آسائش ہو یا تنگی اور ترشی۔ مومن ہر حال میں خدا کے آستانہ پر جُھکا رہتا ہے اور اسی کا ہو کے رہتا ہے۔ دُنیا اسے تاریک نظر آتی ہے۔ یکہ و تنہا، بے یار و مددگار، عاجز و لاچار، بےبس و بےکس۔ اس کا سہارا محض خدا ہوتا ہے۔ وہ سختیاں برداشت کرتا ہے۔ تکلیفیں اُٹھاتا ہے۔ دُکھ درد سہتا ہے مگر اس کا در نہیں چھوڑتا اور کبھی اس سے بے وفائی نہیں کرتا۔ وہ ہر راہ سے اپنے خالق و مالک۔ اپنے محسن کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کی رضا، اس کی خوشنودی، اس کی کفالت اس کی کفایت۔ اس کی حفاظت۔ اس کی مدد۔ اس کی نصرت۔ اس کی توجہ اور اس کی عنایت حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی اس کے حضور پیش کرتا ہے اس امید پر کہ خواہ کس قدر حقیر ہو اس کی کوئی قربانی تو اللہ کے حضور مقبول ہو جائے اور اس کا قُرب اسے حاصل ہو جائے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔۔۔۔ پس اپنی پاک قوّتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جُھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے مطابق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ پروری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔" (الوصیّت)

پس عملاً اپنے اوقات۔ اپنے اموال۔ اپنی عزّتیں۔ اپنے قویٰ خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دیں اور سب کچھ قربان کر کے ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کریں تا اس کے حضور قبول کئے جائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

"بغیر [illegible] باتیں ہیچ ہیں اور سوائے اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔" (ازالہ اوہام)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ کیا آپ اپنی کل آمد پر حسب شرح لازمی چندہ جات، چندہ عام، حصّہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہو چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

شکریۂ احباب

خاکسار کے والد ماجد ماسٹر عبدالمجید صاحب آف گوجرانوالہ مورخہ ۲۷؍فروری ۱۹۷۶ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مَیں ان تمام دوستوں اور عزیزوں کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے والد صاحب مرحوم کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں تعاون فرمایا اور تعزیت کا اظہار کیا اور اپنی خاص ہمدردی اور شفقت سے ہمارے صدمہ اور غم کو دُور کرنے کا موجب ہوئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا۔

(خاکسار عبدالحق ناصر جناح چوک ساہیوال)

لِکُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ (حدیث نبوی)

There is a CURE for every disease you have only to search.

مفصّل معلومات اور لٹریچر مُفت حاصل کریں
کیور ہیومیو پیتھی لیبارٹری کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

ایک خادمِ سلسلہ کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست

برادرم محترم حافظ قدرت اللہ صاحب ۱۹۴۵ء سے بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ اسلام ادا کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ سے وہ متواتر بیمار چلے آتے ہیں۔ اِن دنوں وہ انگلستان میں بغرض علاج مقیم ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، دیگر بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ محترم حافظ صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ ان کی طویل بیماری ان کے سب عزیزوں کے لئے پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد سعید از لاہور چھاؤنی)

احبابِ جماعت اور امراءِ جماعت کی فوری توجّہ کیلئے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب تین تین ماہ کے لئے وقف کریں اور مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جاکر اپنی جماعتوں کی تربیت کریں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں وقفِ جدید کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ تین تین ماہ کے لئے اس سال میں تین کلاسیں جاری کی جائیں اس سے یہ سہولت ہوگی کہ سال کے مختلف اوقات میں اپنی اپنی سہولت کے مطابق دوست وقف کر کے آسکیں گے۔ اس لئے امراء صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان بھجوائیں اور یہ مطلع کریں کہ سال کے کس حصّہ میں آسکتے ہیں تاکہ آنے والے احباب کا پروگرام بنایا جاسکے۔

وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

مددگار باورچی کی ضرورت

"دارالحمد" لاہور میں مددگار باورچی کی آسامی کے لئے ایک مخلص احمدی نوجوان کی ضرورت ہے۔ قابلیت کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔ دس اپریل ۱۹۷۶ء تک دارالحمد A-134 نیو مسلم ٹاؤن لاہور کے پتہ پر درخواستیں بعد سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ پہنچ جانی چاہئیں۔

(خاکسار غلام رسول۔ دارالحمد۔ نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور)

درخواستِ دعا

میرے نواسے اور نواسیاں انگلینڈ میں بوجہ فلو بیمار ہیں۔ آجکل انگلینڈ میں فلو کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ جملہ احبابِ جماعت سے بچّوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمود احمد امینی بورڈنگ گلی آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴